مقبول انور داؤدی

حامل سنّتِ نبوی

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم و مغفور کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اگر برصغیر پاک و ہند کی تحریک آزادی کا جائزہ لیا جائے تو حضرت شاہ جی مرحوم کا نام نامی اور اسم گرامی آسمان سیاست پر چمکتا اور دمکتا نظر آتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سارے برصغیر اور خصوصیت سے سابق پنجاب کے عوام میں روح آزادی کو جاری و ساری کرنے کا کام جتنا جی صاحب نے کیا ہے کوئی دوسرا مقامی سیاسی لیڈر ان کے پاسنگ نظر نہیں آتا۔

عوام میں موافق ہو یا مخالف جو عزت، شہرت اور عظمت شاہ صاحب کو نصیب ہوئی۔ وہ کم سیاسی زعماء کو ملی یہ جی صاحب کا کمال تھا کہ سامعین گالیاں کھا کے بھی بے مزہ نہ ہوتے تھے اور حسن تقریر کا یہ عالم کہ عشاء کی نماز کے بعد شروع کرتے تو صبح کی نماز کے وقت ختم ہوتی۔ اور وہ اس لئے کہ صبح کی نماز پڑھنی ہوتی تھی۔ اور جلسہ گاہ میں عوام کی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ جیسے ان پر جادو کر دیا گیا ہو ہزاروں نہیں لاکھوں کا مجمع یوں ساکت و صامت ہوتا جیسے پتھر کے بت جلسہ گاہ میں نصب کر دیئے گئے ہوں۔

مجھے ذاتی طور پر صاحب سے بہت ہی کم شرف نیاز حاصل ہوا۔ لیکن کبھی کبھی ان کی خدمت میں شرف باریابی نصیب ہو جاتی ان میں سے ایک دن کی بات جواب تک میرے ذہن میں محفوظ ہے عرض کرتا ہوں۔

حضرت شاہ محمد غوث کی مسجد کے سامنے مجلس احرار کا ملحقہ دفتر تھا۔ حضرت شاہ صاحب وہاں مقیم تھے میں اور عطاء اللہ شاہ ہاشمی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حسن تقدیر کہ اہل مجلس محظوظ ہو رہے تھے اور شاہ جی کے لطائف و ظرائف کبھی کبھی مجلس کو کشت زعفران بنا دیتے۔

یکایک بات کا رخ پلٹا اور مسلمانوں کی اقتصادی کمزوری پر بات چل نکلی بہت سے لوگوں نے اس میں حصہ لیا۔ یکایک شاہ جی نے اپنے زانوں پر ہاتھ مارا اور فرمانے لگے یارو! افضل حق چودھری نے جو بات کہہ دی ہے اس نے میری آنکھوں سے اقتصادیات کے سارے پردے اٹھا دیئے ہیں۔ چودھری افضل حق نے کیا بات کہہ دی جس کی طرف کسی مسلمان کو دھیان ہی نہیں گیا۔ واہ چودھری تو نے کیا بات کہ دی۔ اور میں تو اس بات کو یاد کر کے اکثر روتا رہتا ہوں۔

اس وقت شاہ جی پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو رہی تھی سب سامعین شاہ جی کی بات سننے کے لئے سراپا گوش بنے ہوئے تھے۔ شاہ جی نے فرمایا۔ چودھری نے ایک ایسی سنت کی طرف مجھے متوجہ کیا جو ہمارے

ذہن تک میں نہ تھی۔

سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے پر مسلمان اپنی نجات خیال کرتا ہے اور ہماری کوشش ہوتی ہے کہ سنت رسول ﷺ کے باہر کوئی بات نہ ہو۔ لیکن جو سنت چودھری نے بتائی اس کی طرف کسی نے بھی توجہ نہیں دی کسی نے اس کے متعلق سوچا تک نہیں۔

سنت کیا ہے؟ چودھری نے کہا شاہ جی آپ یہ تو بتائیے کہ جب نبی آخر الناس ﷺ کا وصال ہوا تو حضور کے گھر میں کیا تھا میں چونکا اور کہا حضور کے گھر میں کیا ہوتا؟ حضور نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تو اس وقت تک مسجد نبوی سے نہ اٹھتا جب تک اس کا ریزہ ریزہ مسلمانوں میں تقسیم نہ کر دیتا۔

چودھری نے کہا۔ شاہ جی! حضور ﷺ کی اس سنت پر کوئی عمل کرتا ہے؟ کہ جب وہ مرے تو حضور کی سنت میں اس کے گھر میں کچھ نہ ہو۔

شاہ جی فرمانے لگے چودھری کی اس بات نے مجھ پر وجدانی کیفیت طاری کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاہ جی نے اس کے بعد اس سنت نبوی ﷺ پر پوری طرح عمل کیا۔ امرتسر میں ان کا ایک عمدہ مکان تھا۔ لیکن تقسیم کے بعد ملتان میں کرائے کے مکان میں زندگی بسر کر دی اور واقعی جب شاہ جی کا انتقال ہوا تو ان کے گھر میں کچھ نہ تھا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اک ضربِ کلیمانہ

تھی طبع سلیم ان کی اور ذوق حکیمانہ — شفقت میں جھلکتی تھی اک شان کریمانہ
احباب سے ملتے یا اغیار سے وہ ملتے — آنکھوں پہ بٹھاتے تھے اپنا ہو کہ بیگانہ
راسخ تھے عقیدہ میں اور عزم کے پختہ بھی — دنیائے عمل میں بھی یکتاؤ یگدانہ
اسرارِ لطیفانہ در بابِ نصیحت وہ — کرتے جو بیاں ہوتا انداز فصیحانہ
گفتار بھی شیریں تھی اور لحن بھی داؤدی — تقریر میں ہوتا تھا اک رنگ خطیبانہ
تحریر میں تھا ان کے انداز ادیبانہ — تھا طرزِ تکلم کیا؟ اک ضرب کلیمانہ
روتوں کو ہنساتے تھے اور ہنستوں کو رلا دیتے — تھی ان کی خطابت میں تاثیر طلسمانہ
وہ قوم کے خادم تھے احرار کے تھے قائد — وہ مرد مجاہد تھے، تھی شان شجاعانہ

اللہ نے بخشا تھا اک ذہن رسا ان کو
تھا نام "عطاء اللہ" اوصاف بزرگانہ!

مولانا علی محمد پاسلوی